سوال

سوال نمبر (2648) کے جواب میں غسل جنابت میں بال دھونے کا طریقہ بیان ہوا ہے، لیکن کیا صرف بالوں پر مسح اوران کا خلال کرنا کافی ہے کیونکہ ہر بار بال دھوکر بالوں کو خشک کرکے خوبصورت بن کراپنے خاوند کے سامنے آنے میں مشقت پش آتی ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے، اوردورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

غسل جنابت میں سارے بدن کا دھونا واجب ہے، اوراس میں بال بھی شامل ہیں، غسل عضوپرپانی بہانے کانام ہے

دیکھیں : الشرح الممتع (128/1).

اس لیے بالوں پرپانی بہانا اورنیچے تک پہنچانا ضروری ہے، صرف بالوں پر مسح کرنا کافی نہیں، کیونکہ یہ دھونا شمار نہیں ہوتا، اورپھر واجب تو دھونا ہے نہ کہ مسح

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے توسب سے پہلےاپنے ہاتھ دھوتے اوراپنے دائيں ہاتھ سے بائيں پرپانی ڈالتے اوراپنی شرمگاہ دھوتے، پھر نمازوالا وضوء کرتے، اورپھر پانی لے کراپنے بالوں کی جڑوں تک پہنچاتے حتی کہ جب دیکھتے کہ بال ترہوچکے ہیں توپھراپنے سر پرتین چلوبھر کرپانی ڈالتے، پھر سارے جسم پر پانی بہاتے اوربعد میں اپنے پاؤں دھوتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (474).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

غسل جنابت میں بالوں کے نیچے تک پانی پہنچانا واجب ہے، چاہے بال بہت ہی زیادہ ہوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بالوں میں اپنی انگلیاں ڈالنا اورتین بارچلوبھر کرپانی ڈالنے سے یہی اخذ کیا جاتا ہے کہ یہ بالوں کی جڑیں ترکرنے کے بعد ہے اھ

دیکھیں : شرح بلوغ المرام صفحہ نمبر (399).

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ :

جوعورتیں غسل جنابت میں اپنے سردھونے میں حرج محسوس کرتی ہیں ان کی راہنمائی کےلیے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے سارے سرپرتین چلوپانی ڈالنا ہی کافی ہے، اوراس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے بالوں کی حالت کوبدلے جس میں اسے مشقت ہوتی ہو، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بیان کیا جائے کہ جب عورتیں احکام شریعت پر عمل کرنے میں صبر کریں تو ان کےلیے اجر عظیم اوربہتر انجام ہے اوراچھی اوربہتر اورابدی زندگی کا حصول ہے "

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ (236/6).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (34776) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

27065